علی رضی اللہ عنہ کہ لیہ ایک سواری لائی گئی تاکہ اس پر سوار ہوں، جب آپ نہ اپنا پاؤں رکاب میں رکھاتو ’بِسْمِ اللَّهِ‘ کہا

علی بن ربیعہ کہتہ ہیں کہ میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہ پاس حاضر ہوا، آپ کہ لیہ ایک سواری لائی گئی تاکہ اس پر سوار ہوں، جب آپ نہ اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو ’بِسْمِ اللَّهِ‘ کہا، پھر جب اس کی پشت پر ٹھیک سہ بیٹھ گئہ تو ’الْحَمْدُ لِلَّهِ‘ کہا، اور ہسُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَـٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ پڑھا ”تمام تعریفیں اس ذات کہ لیہ ہیں جس نہ اسہ ہمارہ لیہ مسخر کر دیا، ہم تو اسہ قابو میں کرنہ کی قوت نہیں رکھتہ تھہ اور ہم سب کو اپنہ رب کی طرف لوٹ کر جانا ہہ“، پھر تین مرتبہ ’الْحَمْدُ لِلَّهِ‘ کہا، پھر تین مرتبہ ’اللہُ اَکْبَر‘ کہا، پھر ’سُبحانَكَ إِنِّي ظَلَمتُ نَفسي فاغفِر لي فإنَّهُ لا يغفِرُ الذُّنوبَ إلا أنتَ‘ کہا یعنی ”تیری ذات پاک ہہ، میں نہ ہی اپنہ آپ پر ظلم کیا پس تو مجھہ معاف کر دہ، کیونکہ تیرہ علاوہ کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا“، پھر ہنسہ، پوچھا گیا: امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنس رہہ ہیں؟ تو انہوں نہ کہا: میں نہ نبی اکرم ﷺ کو ایک بار دیکھا کہ آپ نہ ایسہ ہی کیا تھا جیسا کہ میں نہ کیا پھر آپ ہنسہ تو میں نہ پوچھا: اللہ کہ رسول! آپ کیوں ہیں ہنس رہہ ہیں؟ آپ ﷺ نہ فرمایا: تیرا رب اپنہ بندہ سہ خوش ہوتا ہہ جب وہ کہتا ہہ: میرہ گناہوں کو بخش دہ وہ جانتا ہہ کہ گناہوں کو میرہ علاوہ کوئی نہیں بخش سکتا ہہہ

[صحیح] [اسہ امام ترمذی نہ روایت کیا ہہہ - اسہ امام ابو داؤد نہ روایت کیا ہہہ - اسہ امام احمد نہ روایت کیا ہہہ]

علی بن ربیعہ (جن کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہہ) بیان کرتہ ہیں کہ میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ آپ کہ پاس آپ کی سواری لائی گئی تاکہ آپ اس پر سوار ہوں۔ لغت کہ اعتبار سہ ’الدابة‘ کا اطلاق ہر اس جانور پر ہوتا ہہ جو زمین پر رینگہ۔ بعد ازاں عرف عام میں اسہ چوپایوں کہ ساتھ خاص کر دیا گیا۔ جب آپ نہ اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہا: ’بِسْمِ اللَّهِ‘ یعنی میں اللہ کہ نام کہ ساتھ سوار ہوتا ہوں۔ پھر جب اچھی طرح سہ اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئہ تو فرمایا: ’الْحَمْدُ لِلَّهِ‘ یعنی اس عظیم نعمت پر ساری تعریفین اللہ ہی کہ لیہ ہیں اور وہ نعمت یہ ہہ کہ اس نہ ایک نامانوس اوربدکنہ والہ جانور کو رام کر دیا اور اس پر سواری کہ لیہ اسہ ہمارا فرماں بردار بنا دیا بایں طور کہ ہم اس کہ شر سہ محفوظ رہتہ ہیں۔ جیسا کہ آپ نہ ’الَّذِي سَخَّرَ‘ کہ الفاظ کہ ساتھ اس کی تصریح کی، یعنی اس سواری کو ہمارہ قابو میں کر دیا جب کہ ہم میں اسہ مسخر کرنہ کی طاقت نہیں تھی۔ ’وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ‘ یعنی اپنہ اوپر ہونہ والی نعمت پر کی جانہ والی مقید حمد کہ بعد فرمایا۔ ’الْحَمْدُ لِلَّهِ‘ یعنی ایسی حمد جو کسی شہ کہ ساتھ مقید نہیں۔ ’ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بار بار ایسا کہنہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عظمت وجلال کی طرف اشارہ ہہ اور یہ کہ بندہ اللہ کی ویسی قدردانی نہیں کرتا جیسا کہ حق ہہہ اسہ یہ حکم ہہ کہ وہ حسبِ استطاعت فرماں برداری کرتا رہہہ ’اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ‘ یہ تکرار بڑائی کہ بیان میں مبالغہ کہ لیہ ہہہ پھر ’سُبحانَكَ‘ کہا یعنی میں تیری مطلق پاکی بیان کرتا ہوں۔ ’إِنِّي ظَلَمتُ نَفسي‘ یعنی تیرہ حق کی ادائیگی نہ کر کہ یا اسہ اہمیت نہ دہ کر اور اس میں غور نہ کر کہ (میں نہ اپنی جان پر ظلم کیا) کیونکہ انہیں اس نعمت عظمیٰ کی شکر گزاری میں کوتاہی دکھائی دی چاہہ وہ غفلت ہی کی وجہ سہ ہو۔ ’فاغفِر لي‘ یعنی میرہ گناہوں کو پوشیدہ رکھ بایں طور کہ ان پر سزا دہ کر مواخذہ نہ کرنا۔ ’فإنَّهُ لا يغفِرُ الذُّنوبَ إلا أنتَ‘ ان الفاظ میں اپنی کوتاہی کا اور اس بات کا اعتراف ہہ کہ اللہ کی کرم نوازیاں بہت زیادہ ہیں۔ ’ثُمَّ ضَحِكَ‘ یعنی ابن ربیعہ نہ کہا 'الشمائل' کہ ایک تصحیح شدہ نسخہ میں ہہ کہ میں نہ پوچھا ’اے امیر المومنین! آپ کس وجہ سہ مسکرائہ ہیں؟‘ چونکہ بظاہر کوئی ایسی باعثِ تعجب بات نہیں تھی جس پر مسکراہٹ پیدا ہوتی ہہ اس لیہ انہوں نہ اس کا سبب دریافت کیا اور سوال پر ندا کو مقدم کیا جیسا کہ مخاطبت میں ادب کا تقاضا ہہہ ’قَالَ: رَأَيْتُ‘ یعنی میں نہ دیکھا کہ نبی ﷺ نہ بھی سوار ہوتہ ہوئہ ان جگہوں پر ذکر کیا تھا۔ پھر آپہ ہنسہ تو میں نہ پوچھا: اللہ کہ رسول! آپ کیوں ہیں ہنس رہہ ہیں؟ آپ ﷺ نہ فرمایا: تیرا

رب اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے، 'اپنے بندے سے' یہ اضافت عزت و تکریم کے لیے ہے 'میرے گناہوں کو بخش دے
وہ جانتا ہے یعنی بغیرغفلت کے وہ پوری طرح جانتا ہے کہ میرے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا

http://www.sunnah.global/hadeeth/ur/show/5271